Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۲ شوال ۱۳۹۳ھ ۔ ۱۸ نبوت ۱۳۵۲ہش ۔ ۱۸ نومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۶۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۸ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہتر ہے۔ الحمدُ للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور دینی مہمات میں کامیابیوں کے لئے توجہ اور التزام کیساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۷ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۷ نبوت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ۱۶ نبوت کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔

حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے چار منعم علیہ گروہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ہم سب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارے اعمال ان گروہوں کے عملی نمونہ کے مطابق ہوں۔ تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مستحق ٹھہر سکیں۔ اس سلسلے میں ہمیشہ ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے۔

مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور جن پر فالج کا شدید حملہ ہوا تھا۔ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ پہلے سے اب قدرے افاقہ ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(خاکسار مزار رحمت اللہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

مکرم بابو برکت اللہ صاحب پوسٹل پنشنر کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں اور گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت سے اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کے انوار و برکات اور اسکی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں

اسکی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، وہ کسی اور کتاب کے لئے ہرگز نہیں ہے

سوال ۔ کیا اسلام کے سوا کسی اور مذہب میں رہ کر انسان نجات نہیں پا سکتا؟

جواب ۔ اس کا جواب خود قرآن شریف نفی میں دیتا ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ ۔ اسلام کے سوا اور کوئی دین قبول نہیں ہو سکتا۔ اور یہ نرا دعویٰ نہیں ۔ تاثیرات ظاہر کر رہی ہیں۔ اگر کوئی اہل مذہب اسلام کے سوا اپنے مذہب کے اندر انوار و برکات اور تاثیرات رکھتا ہے تو پھر وہ آئے ہمارے ساتھ مقابلہ کر لے۔ اور ہم نے ہمیشہ ایسی دعوت دی ہے کوئی مقابلہ پر نہیں آیا۔ . . . اگر توریت میں کوئی تاثیر باقی ہوتی تو اسے ترک ہی کیوں کرتے؟ اگر آپ کہیں کہ بعض نے ترک کیا ہے تو پھر بھی اعتراض بدستور قائم ہے کہ جنہوں نے ترک نہیں کیا، ان پر جو اثر ہوا ہے وہ پیش کرو۔ اور اگر کل نے ہی ترک کر دیا ہے تو یہ ترک تاثیر کو باطل کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ میں اسوقت اسی ثبوت کیلئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اسکی حمایت اور تائید کیلئے بھیجتا رہا ہے کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ یعنی بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن شریف) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔ قرآن شریف کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ توریت یا کسی اور کتاب کیلئے نہیں ہے۔ اسی لئے ان کتابوں میں انسانی چالاکیوں نے اپنا کام کیا۔ قرآن شریف کی حفاظت کا یہ بڑا زبردست ذریعہ ہے کہ اسکی تاثیرات کا ہمیشہ تازہ بتازہ ثبوت ملتا رہتا ہے۔ اور یہود نے چونکہ توریت کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور ان میں کوئی اثر اور قوت باقی نہیں رہی یہ اُن کی موت پر دلالت کرتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۷)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء) بروز بدھ؛ جمعرات، جمعہ ۔ مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔

احباب اس مبارک جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ماہ نبوت ۱۳۵۲ ہش

قرآنِ عظیم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے قیامت تک محفوظ رہنے کا خود قرآنِ مجید میں متعدد بار مختلف پیرائے میں ذکر فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر آیت ۱۰) یعنی یہ کہ ہم نے ہی قرآنِ مجید کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اِس کی حفاظت کرتے چلے جائیں گے۔ دوسرے قرآنِ مجید کی آیت ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرہ آیت ۳) میں بھی اِسی حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے لیکن ایک دوسرے پیرائے میں۔ وہ نیا پیرایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے متعلق یہ باور کرایا ہے کہ یہ کامل کتاب ہے اور اس کا ہر لحاظ سے کامل ہونا اِس امر کو مستلزم ہے کہ یہی وہ کتاب ہے کہ جو بعینہٖ اِسی طرح تاقیامت محفوظ رہے گی۔ اِس کا کامل اور محفوظ کتاب ہونا اِس درجہ بدیہی ہے کہ یہ امر ہر شک شبہ سے بالا ہے جیسا کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے ظاہر ہے۔ اِس لئے کسی مسلمان کے لئے یہ جائز ہی نہیں ہے کہ وہ اِس شبہ یا وہم میں مبتلا ہو کہ کوئی شخص اِس میں تحریف کرنے یا بدلنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ ان ہر دو آیات کی رُو سے قرآنِ مجید کو محفوظیتِ تامہ کا جو خصوصی امتیاز اور نہایت مہتم بالشان فضیلت حاصل ہے اس پر ہم گزشتہ اداریوں میں کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔

آج ہم اِس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا دو آیات کے علاوہ قرآنِ مجید کی ایک اور آیت میں بھی اپنے اِس وعدہ کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے ہی اِس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اسے قیامت تک محفوظ رکھتے چلے جائیں گے کوئی انسان بھی اس میں تحریف کرنے یا اسے بدلنے میں کبھی اور کسی حال میں بھی کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اس تیسری آیت میں جسے پیش کر کے اس کے اصل مفہوم پر روشنی ڈالنا فی الحقیقت ہمارے مدنظر ہے اللہ تعالیٰ نے اِس حقیقت کا ایک نئے انداز اور پیرایۂ بیان میں اعادہ کیا ہے۔ اور چونکہ وہ آیت نزولِ قرآن کے ابتدائی دَور سے تعلق رکھتی ہے اِس لئے وہ ایک نہایت مہتم بالشان پیشگوئی کی حامل ہے جو ایسے وقت میں کی گئی تھی جب کہ ابھی پورا قرآن نازل نہ ہوا تھا اور مکہ میں معدودے چند صحابہؓ کے سوا کوئی بھی ماننے کے لئے تیار نہ تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ان کے اپنے بیان کے مطابق جو کلام نازل ہو رہا ہے وہ کسی تحریف و تبدیل کے بغیر جب تک دنیا قائم ہے اپنی اِسی شکل میں محفوظ رہے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نزولِ قرآن کے ابتدائی دَور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ (سورۃ الاعلیٰ آیت ۷)
ہم تجھے (اِس طرح) پڑھائیں گے کہ اس کے نتیجہ میں تُو بھولے گا نہیں۔

اِس آیت میں بدیہی طور پر قرآن مجید ہی کا ذکر ہے اور اس میں "تجھے" اور "تُو" سے مراد پوری اُمّت ہے کیونکہ قرآنِ مجید نے متعدد جگہ یہ اسلوب اختیار کیا ہے کہ مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں لیکن مراد پوری جماعت کو مخاطب کرنا ہوتی ہے سو یہاں بتایا یہ گیا ہے کہ یہ قرآن بھلایا نہیں جائیگا بلکہ اپنی اصلی حالت میں دائمی طور پر قائم رہے گا۔ اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (سورۃ الاعلیٰ آیت ۸) جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ایک دوسری تقدیر کے ماتحت اس سے عملی اعراض اختیار کر لیں تو یہ الگ بات ہے کیونکہ لغت کی رُو سے النسیان کا لفظ جو بالعموم بھول جانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس کے ایک معنے قصداً ذہن میں نہ آنے دینا بھی ہوتے ہیں اور اس سے عملی اعراض مراد ہوتی ہے۔ سو فَلَا تَنْسٰٓى میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جہاں تک اِس کلام الٰہی یعنی قرآن مجید کے متن کا تعلق ہے یہ ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے پاک رہتے ہوئے بالکل اسی طرح آخر تک محفوظ رہے گا اور اس لحاظ سے ہرگز بھلایا نہیں جائے گا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ہم تجھے وہ تعلیم دیں گے جسے تُو بھولے گا نہیں۔ یہاں "تُو" سے مراد صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ ساری اُمّتِ محمدیہ مراد ہے۔ اور یہ قرآن کریم کا طریق بیان ہے کہ کہیں صرف نبی کو مخاطب کیا جاتا ہے مگر مراد ساری جماعت ہوتی ہے۔ پس "تُو بھولے گا نہیں" سے یہ مراد نہیں کہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھولیں گے بلکہ مراد یہ ہے کہ اُمّتِ محمدیہ اس کو نہ بھولے گی اور اسکے الفاظ محفوظ رکھے جائیں گے چنانچہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر ع) ہم نے ہی قرآن کریم نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کا وعدہ کرتے ہیں۔"
(تفسیر کبیر جلد ششم، جز چہارم نصف اوّل (تفسیر پارہ عمّ) ص۴۲۲ مطبوعہ ۱۹۴۵ء)

پس اِس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ قرآن مجید اپنی اصلی شکل میں قیامت تک محفوظ رہیگا۔ پھر جہاں تک اس پر عمل کا تعلق ہے قرآن کریم کو مسلمانوں کے دلوں میں اس طرح رچا دیا جائیگا کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی حصہ قیامت تک اسکی محبت میں سرشار رہتے ہوئے اسے اپنا دستور العمل بناتا چلا جائے گا اور بار بار ایسے کامل انسان مسلمانوں میں پیدا ہوتے رہیں گے جو قرآن مجید کا جھنڈا اُونچا رکھیں گے۔ البتہ اگر مسلمانوں میں سے بعض اپنی بدبختی کے باعث اسے بھلانا چاہیں یعنی عملاً اس سے اعراض اختیار کرنا چاہیں تو اللہ جو ہر انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے ان کے ارادہ میں روک نہیں بنے گا اور کہے گا جب یہ آپ تباہ ہونا چاہتے ہیں تو ہوں۔

اس سے ظاہر ہے کہ ابتدائی زمانہ (مکی دور) کی یہ آیت قرآن کے تاقیامت محفوظ رہنے سے متعلق نہایت ہی مہتم بالشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اور ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ جب (معدودے چند صحابہؓ کے سوا) کفار مکہ میں سے کوئی بھی قرآن کو کلام الٰہی ماننے کے لئے تیار نہ تھا چہ جائیکہ وہ یہ باور کرتے کہ کسی شعشہ یا نقطہ کی تبدیلی کے بغیر یہ قیامت تک اسی طرح محفوظ رہے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"غور کرو اور سوچو کہ یہ کتنی عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ جو ان چند الفاظ میں کی گئی کہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى۔ اور پھر یہ پیشگوئی اُس زمانہ میں کی گئی ہو کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف چند لوگ ایمان لانیوالے پائے جاتے تھے ساری دنیا آپؐ کی مخالف تھی اور وہ آپؐ کے نام کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تُلی ہوئی تھی۔ یہ نہیں کہ لاکھوں اور کروڑوں لوگ آپؐ کے ساتھ ہوں اور آپؐ ایک جتھے کو اپنے ارد گرد دیکھ کر کہنے لگ گئے ہوں کہ اب اِس کتاب کو کوئی نہیں مٹا سکتا بلکہ آپؐ یہ پیشگوئی ایسی حالت میں کرتے ہیں کہ جب آپؐ دُنیا کے ہر تیر کا نشانہ بنے ہوئے تھے اور آپؐ پر ایمان لانے والے اُنگلیوں پر گنے جاسکتے تھے۔ ایسی نازک اور کمزور حالت میں آپؐ فرماتے ہیں کہ قرآن دنیا میں قائم رہیگا اور کوئی شخص اِسکو ہٹانے کی قدرت نہیں رکھے گا۔ لاکھوں اور کروڑوں ماننے والوں کے ہوتے ہوئے وید بدل گئے، لاکھوں اور کروڑوں ماننے والوں کے ہوتے ہوئے تورات بدل گئی، لاکھوں اور کروڑوں ماننے والوں کے ہوتے ہوئے زرتشت کی کتابیں بدل گئیں، لیکن ایک انسان جس کے ساتھ صرف اِکّے دُکّے آدمی ہیں وہ ایک ایسے ملک میں جہاں حفاظت کا کوئی سامان نہ تھا، جہاں کسی قسم کی لائبریریاں نہ تھیں، جہاں کسی قسم کی تعلیم کا رواج نہ تھا اعلان کرتا ہے کہ میری یہ کتاب ہمیشہ محفوظ رہیگی، قیامت تک قائم رہے گی اور دُنیا اسکے ایک شعشہ کو بھی بدلنے کی طاقت نہیں رکھے گی ... اب دیکھو خدا تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کے کیسے سامان فرمائے کہ نہ صرف اُس نے باطنی حفاظت کی بلکہ ظاہری حفاظت کیلئے بھی اُس نے متعدد سامان پیدا کر دئے۔" (تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم نصف اوّل ص۴۲۲ مطبوعہ ۱۹۴۵ء)

جیسا کہ ہم گزشتہ اداریہ میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں آج اسلام کے اشد ترین معاند بھی کھلے بندوں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کریم اُسی شکل و صورت میں محفوظ ہے جس شکل و صورت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیش فرمایا ہاں اِس میں تحریف کا دھڑکا لگا ہوا ہے تو صرف ان مسلمان کہلانے والوں کو جو اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کے تحت اس سے عملی اعراض کے مرتکب ہیں۔ وہ اپنی نادانی سے اس پیشگوئی کی عظمت اور اس کے مہتم بالشان ظہور کو دُنیا کی نگاہ میں مشتبہ کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرے اور اپنی اِس روش سے باز رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریف قرآن کا جھوٹا پروپیگنڈا

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۹ تا صفحہ ۱۳۱ میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے

(۸) ان لوگوں کے نزدیک قرآن کریم میں تاریخ کے خلاف باتیں ہیں۔ جیسے قتل داؤد جالوت کی آیت میں

(۹) قرآن کریم میں علوم یقینیہ اور سائنس کے خلاف باتیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی علماء ظواہر چاند پر امریکی اور روسیوں کے پہنچنے پر یقین کرنے والوں کے خلاف تنسیخ نکاح کے فتاوی دے رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس کے انکشافات اور صحیفہ فطرت خدا تعالیٰ کا فعل دونوں کے باہم مخالف و متضاد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

(۱۰) قرآن کریم کے مضامین میں تکرار ہے

(۱۱) قرآن کریم میں گذشتہ زمانہ کے واقعات قصے اور کہانی کے طور پر ہیں

(۱۲) قرآن کریم میں بعض بالکل چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کا بیان کرنا علم و عرفان اور ارتقائے ذہن انسانی کے لئے مفید نہیں مثلاً حضرت سلیمانؑ کے محل میں ملکہ سبا کا آنا جس کے بارے میں جنہوں نے خبر دی تھی کہ اس کی پنڈلی پر بال ہیں انہیں دیکھنے کے لئے حضرت سلیمانؑ نے ملکہ سباء کو اپنے ہاں بلایا اور اس کے لئے شاہی خزانہ سے عالی شان محل تیار کیا۔

(۱۳) قرآن کریم میں بعض دعوے تو ہیں مگر اُن کے ساتھ دلیل بیان نہیں کی گئی۔

(۱۴) قرآن کریم میں فرشتوں کو بھی خدا کا نافرمان بتایا گیا ہے (العیاذ باللہ)

(۱۵) قرآن کریم کی بعض آیات اور حصے انسانی سمجھ سے بالا ہیں مثلاً حروف مقطعات اور استوی علی العرش وغیرہ آیات جو خدا تعالیٰ کے راز ہیں جن پر ایمان لانا تو فرض ہے مگر ان کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔

(۱۶) قرآن پر حدیث مقدم و قاضی ہے

(۱۷) از روئے قرآن کریم ان لوگوں کے نزدیک حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو تمام انبیاء حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی چودہ فضیلتیں حاصل ہیں جن میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام چودہ سو سال سے الآن کما کان جسدِ عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ ہیں اور وہی آخری زمانہ فساد امت کے وقت اصلاح کے لئے نازل ہوں گے۔

اس طرح اور کئی نہایت لغو اور قرآن کریم کی شان کے صریح خلاف عقائد و نظریات ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں یہ تو عقائد کا حال ہے ان لوگوں کے ان قرآن کریم کے تراجم کا حال تو اس سے بھی کہیں زیادہ ناگفتہ بہ ہے مثال کے طور پر قارئین کرام چند آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ یستھزئ بھم کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مذاق یا مخول کرتا ہے۔ یضل بہ کثیرًا کا ترجمہ کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ وجدک ضالًّا کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ اے رسول تجھے گمراہ پایا عبس وتولی ان جاءہ الاعمی کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ایک نابینا صحابی کے آنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چیں بجبیں ہو کر تیوری چڑھائی اور اس سے منہ پھیر لیا۔ اِستغفِر لذنبک کا ترجمہ کیا جاتا ہے اے رسول تو اپنے گناہ پر استغفار کر۔ (العیاذ باللہ) اس طرح کی صدہا آیات قرآنی کا ترجمہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ ملائکہ انبیاء صحابہ کرام، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی شان ارفع کے صریح خلاف کرکے مخالفین اسلام ہندوؤں اور عیسائیوں کو قرآن کریم پر اعتراضات کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا جس سے ہزاروں لاکھوں مسلمان اسلام سے برگشتہ ہو کر عیسائی ہو گئے اور حضرت مولوی عماد الدین صاحب جیسے عالم جو کبھی آگرہ کی جامعہ مسجد کے خطیب تھے مرتد ہو کر پادری عماد الدین بن گئے اور مذکورہ بالا قرآن کریم سے متعلق غلط عقائد و نظریات اور غلط تراجم کی بناء پر کسی مسلمان عالم کو عیسائیوں، ہندوؤں اور دہریہ فلاسفروں کے اعتراضات پر دندان شکن جواب دینے کی صلاحیت و طاقت نہ تھی حتیٰ کہ سر سید جیسے عالم پر بھی جب دہریوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ کلام تو وہ ہے جس کی زبان ہو۔ جب خدا تعالیٰ کی زبان ہی نہیں تو قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام کیسے؟ اس قسم کے اعتراضات پر سر سید اور دیگر علماء اسلام کو Apology یعنی معذرت کے انداز میں جواب دینا پڑا۔ اُس زمانہ میں دہریت، انکشافات جدیدہ اور مادی علوم اور اعتراضات کا اس قدر زور تھا کہ وحی الٰہی۔ ملائکہ ایمان باللہ تقدیر، قبولیت دعا، حیات آخرت جنت و دوزخ وغیرہ اسلامی عقائد کے بارے میں مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کا ایمان شکوک و شبہات میں بدل چکا تھا اور وہ سمجھنے لگے تھے کہ دور جدید میں پردہ، سود کی حرمت قطب شمالی و جنوبی میں روزوں کے احکام پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ گویا اُن کے نزدیک قرآن کریم آج سے چودہ سو سال قبل کے لوگوں کے لئے تو کتاب ہدایت تھی مگر دورِ جدید کے لئے نہیں مسلمانوں پر اس مایوسی کے ماحول میں برصغیر میں عیسائیوں اور ہندوؤں کی یورش بھی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی عیسائی پادریوں کو ہندوستان میں اپنی کامیابیوں پر اتنا یقین تھا کہ ۱۸۸۸ء میں علی الاعلان اور فخریہ اعلان کیا۔

"جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار یا پانچ گنا تیز رفتاری سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ تک پہنچ چکی ہے"

(دی مشنز بائی آر کلارک مطبوعہ لندن [illegible])

امریکہ کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز نے "عیسائیت کے عالمی اثرات" کے زیر عنوان ایک لیکچر میں کہا:

"وہ ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ کر رہا ہے یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ اور دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں پہنچے گی اس وقت خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہو گا اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ "ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے"

(بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

ہندوستان کے مشہور پادری عماد الدین نے اعلان کیا۔

"بیچارے دشمن ہندو مسلمان خواہ کتنی ہی مخالفت کریں اور خواہ کتنا ہی زور لگائیں یقیناً وہ وقت آنے والا ہے کہ جب ڈھونڈنے سے بھی ان کا پتہ نہ لگے گا۔"

دی کنونشن آف انڈیا بحوالہ الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء

عیسائیت کی اس غیر معمولی ترقی و غلبہ کو دیکھ کر مسلم علماء، آئمہ مساجد اور عوام کے ارتداد اور نئے تعلیم یافتہ طبقہ کے الحاد اور بے دینی کو دیکھ کر مولانا سعید احمد صاحب ایم اے اکبر آبادی ابو الکلام آزاد اور سر سید جیسے درد مندانِ اسلام بھی روز بروز مایوسی کا شکار ہو رہے تھے مسلمانوں کی اس حالت زار پر مسلمان شعراء مرثیے لکھ رہے تھے۔ مولانا الطاف حسین حالی نے مسلمانوں کا نقشہ درد سے اپنے اشعار میں کھینچا اور کہا ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے عظیم بطل جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸۸۲ء میں کھڑا کیا جسے اللہ تعالیٰ نے از سر نو احیاء اسلام کی بشارتیں دیں۔ اسلام کے اس جرنیل نے اسلام، حضرت بانی اسلام، قرآن کریم اور مسلمانوں کی عظمت کے لئے بے نظیر خدمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر انجام دی تجدید دین اور احیاء اسلام کے سلسلہ میں عظیم جہاد کیا جس کا اعتراف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی کیا اسلام کے اس لیڈر عظیم نے تجدید دین کرتے ہوئے مسلمانوں کے غلط خیالات اور قرآن کریم سے متعلق مذکورہ بالا نادرست عقائد و نظریات کی اصلاح کی۔ قرآن کریم کو تمام مذہبی کتب کے مقابلہ میں زندہ کتاب اور اسلام کو تمام مذاہب کے مقابلہ میں زندہ مذہب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کے مقابلہ میں روحانی فیضان کے لحاظ سے زندہ ثابت کر دکھایا۔ آپ نے قرآن کریم کے حقائق و معارف کو پیش کر کے اور قرآن کریم کی نہایت پیاری تصویر اور تفسیر پیش کر کے دنیا کے تمام مذاہب کو ساکت و خاموش کر دکھایا اور قرآن کریم کی ارفع شان میں اس قدر بلند پایہ مضامین اور اشعار عربی اردو اور فارسی میں لکھے کہ آپ سے شدید اختلافات کے باوجود مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اپنے جلسوں میں قرآن کریم کی شان میں ۔

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کی نظم کو پڑھاتے۔

وہ عظیم ہستی یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند جلیل ہے جس نے لاکھوں افراد کو عاشق قرآن بنا دیا اور جس کی برکت سے دنیا کی ایک صد سے زائد اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور جس کی برکت سے اشاعت قرآن کے عالمگیر منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے۔ ان تمام عظیم اسلامی خدمات کے باوجود تقدیر یہ کہ توضیح بھی پوری ہونی تھی۔ جیسا کہ ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر علماء ظواہر نے کفر و الحاد کے فتوے لگائے اور جھوٹے الزامات عائد کئے یہاں بھی ویسے ہی بلکہ پہلے سے بڑھ کر بزرگوں کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نے مکتوبات مکتوب نمبر ۵۵ جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ میں لکھا ہے کہ "مسیح موعود کی باتوں کا علماء ظواہر انکار کریں گے" تحریف قرآن کا حالیہ پروپیگنڈہ ابھی اسی انکار اور تکذیب کا ایک حصہ ہے۔ علماء ظواہر نے کب کسی خدا کے بندے کے سامنے پھول بچھائے۔ انبیاء کرام کے علاوہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت بایزید بسطامی، ذوالنون مصری، ابوسعید خراز، سہیل بن عبد اللہ منصور، امام غزالی، سید عبد القادر جیلانی وغیرہ صدہا اولیاء کرام پر علماء ظواہر نے کفر کے فتوے لگائے ان پر طرح طرح کے الزامات عائد کر کے انہیں دکھ دیا اس کے باوجود خدا کے برگزیدہ بندوں کا قافلہ ان مخالفانہ باتوں کی پروا کئے بغیر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ ہمیشہ کامیابی اور ترقی کے منازل کی طرف رواں دواں رہا اور آج بھی الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ یہاں تک کہ اس برگزیدہ جماعت کی غیر معمولی قربانیوں اور مساعی جمیلہ سے ساری دنیا قرآن کریم اور سید ولد آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار سے جگمگا اٹھے گی اور دنیا کی تمام اقوام رحمۃ للعالمین کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ملت واحدہ بن جائیں گی۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

محترم صوفی محمد رفیع صاحب مرحوم کی یاد میں

مکرم راجہ فخر الدین صاحب سکھر۔ سندھ

میرے پیارے والد صاحب الحاج صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس۔ پی صوبہ سندھ۔ سابق امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سندھ و بعد ازاں امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن ۲۸ اکتوبر بوقت ۶ بجے بعمر ۸۲ سال اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کو چومنے کی سعادت حاصل کرنے کی خاطر ہم سے جدا ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے احمدیت کا ایک ادنیٰ غلام ہونے کی حیثیت سے درجات بلند فرمادے اور جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے۔ آمین

۳۰ اکتوبر کو آپ کا جسد خاکی ربوہ میں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس پڑھا کر اپنی شفقت اور محبت سے نوازا اور ایک خادم کو سرفرازی عطا فرمائی۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ اور صحابی ابن صحابی تھے۔ میرے دادا جان صوفی محمد علی صاحب ۷۔۱۱۔۱۷ ہیڈ کوارٹر لاہور میں اکاؤنٹس برانچ میں ملازم تھے۔ اور صوفی منش تھے۔ آپ نے حضرت اقدس کی بیعت ۹۲-۱۸۹۱ میں کی۔ اور ۳۱۳ صحابہ کی لسٹ میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ حضور نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام و دیگر کتب میں آپ کا ذکر فرما کر آپ کے نام کو ہمیشہ کی یاد کے طور پر قائم کر دیا۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب ضرورۃ الامام میں ایک ملہم لاہوری ہے۔ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ان کی لائبریری میں بہت سی کتب ایسی ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستخط موجود ہیں اور یہ ساری لائبریری اس عاجز کی تحویل میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو روحانی خزانہ انہوں نے حاصل کیا مجھے بھی اس کی حفاظت کی توفیق فرمائے۔ آمین۔

مرحوم والد صاحب احمدیت کے فدائی اور خلافت کے شیدائی تھے آپ کی ولادت۔ ۲۹ مئی ۱۸۹۳ بمقام جلالپور جٹاں ضلع گجرات بوقت صبح ہوئی چونکہ حضرت قمر الانبیاء میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی پیدائش غالباً ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ تھی۔ لہذا میرے والد صاحب فخریہ کہا کرتے تھے کہ میں میاں صاحب کا ہم عمر ہوں اللہ تعالیٰ میری عاقبت بھی ان کی طرح بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

مرحوم نے ۱۸۹۹ء سے جلسہ سالانہ پر اپنے والد ماجد کی سرپرستی میں جانا شروع کیا اور ۱۹۷۰ء تک باقاعدگی سے جاتے رہے۔ سوائے ایک دو مواقع کے جب کہ ایسی مجبوریاں حائل ہوئیں۔ جو ان کے بس کی نہ تھیں آپ نے ۱۹۶۵ء میں مکہ معظمہ جا کر حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔

مرحوم جنوری ۱۹۱۳ میں سندھ میں بطور سب انسپکٹر پولیس بھرتی ہوئے اور ۱۹۴۸ء مئی کے مہینہ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ دوران ملازمت آپ نے سندھ کے ہر حصہ میں تبلیغ خدمت احمدیت۔ فدائیت احمدیت کو اپنا نصب العین سمجھ کر جو کچھ بھی ہو سکا کیا۔ آپ موصی تھے اور آپ کا وصیت نمبر ۲۱۰۲ تھا۔ پہلے آپ کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی تھی۔ جو بعد ازاں بڑھا کر آپ نے ۱/۸ کر دی۔

آپ نے سندھ پولیس میں سروس ۳۶ سال کی اور اس دوران سرکاری ریکارڈ میں ایک بھی شکایت آپ کے خلاف درج نہیں ہوئی۔ جب آپ کی ملازمت میں صرف چھ ماہ رہ گئے اور آپ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر تھے۔ تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا ارادہ تو باقی ایام زندگی قادیان میں گزارنے کا تھا مگر جس صورت میں اب پاکستان بن چکا ہے۔ حضور جس طرح ارشاد فرمادیں راقم الحروف کے پاس حضور کا وہ ارشاد موجود ہے جس میں حضور نے حکم فرمایا کہ سندھ کے علاقہ میں آپ کا کافی اثر و رسوخ ہے۔ لہذا کراچی یا سکھر میں رہ کر کام کریں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ لہذا والد مرحوم نے جنہیں ہم اکثر محبت سے بابو جی پکارا کرتے تھے اور سارے خاندان میں اسی نام سے مشہور تھے بڑے شوق سے سکھر باغ کالونی میں کوارٹر نمبر ۱۰۵۔A ۸۔B خرید کر اس کا نام "احمدیہ منزل" رکھا اور احمدیت کا جھنڈا سربلند کرنے کی خاطر اپنے گاؤں جلالپور جٹاں کو فراموش کر دیا

والد صاحب مرحوم کو ریٹائر ہونے کے بعد پہلے سندھ کا قاضی مقرر کیا گیا اور پھر امیر صوبہ سندھ مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۶ء سے لے کر ۱۹۷۰ء تک آپ امیر جماعت خیرپور ڈویژن کے طور پر خدمت کرتے رہے۔

آپ خوش اخلاق پنجگانہ نمازوں کے پابند۔ تہجد گزار۔ صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ یہ سب کچھ آپ کو احمدیت کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بطور انعام عطا فرمایا۔

آپ کے دو بیٹے راجہ فخر الدین و بشیر الدین۔ آٹھ پوتے اور سات پوتیاں اپنی یادگار کے طور پر پیچھے چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے ڈاکٹر نصیر محمود راجہ امریکہ میں ڈاکٹر ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

درخواست دعا:۔ میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔
(حکیم محمود احمد ملک چھچھہ۔ ضلع گجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مسل نمبر ۲۱۳۳۲

میں ڈاکٹر کریم اللہ زیروی ولد صوفی خدا بخش صاحب زیروی قوم شیخ پیشہ ملازمت ۴۳ سال بعیت پیدائشی ساکن شیراز (ایران) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۰۰ تومان ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: کریم اللہ زیروی معرفت وکالت مال ثانی
گواہ شد: محمود احمد ولد قدرت اللہ صاحب سنوری ایران
گواہ شد: محمد فضل احمد صدر جماعت احمدیہ ایران

مسل نمبر ۲۱۳۳۳

میں محمد ظفر اللہ اسلم ولد محمد عبد اللہ صاحب چیمہ قوم جٹ چیمہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ ۱/۲ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

(۱) ایک عدد کلائی گھڑی مالیتی -/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: محمد ظفر اللہ اسلم مکان نمبر ۶/ب دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: محمد عبد اللہ چیمہ کارکن وقف جدید۔ ربوہ
گواہ شد: محمد الدین صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۳۳۴

میں شریفاں بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بعیت ۱۹۴۸ء ساکن نواز آباد فارم ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

(۱) بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۴۲۵ روپے
۲۔ حق مہر مبلغ -/۳۲ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شریفاں بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب نواز آباد فارم ڈاکخانہ سلطان آباد ضلع حیدرآباد
گواہ شد: عبدالعزیز بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نواز آباد فارم ضلع حیدرآباد۔
گواہ شد: عبدالغفور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نواز آباد فارم ضلع حیدرآباد۔

مسل نمبر ۲۱۳۳۵

میں امۃ الکریم بنت کرم الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۱۹۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

زیور وزنی ۲ تولے ۹ ماشے مالیتی -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: امۃ الکریم بقلم خود نیا محلہ راولپنڈی مکان ۶۶۶/B
گواہ شد: نصر اللہ خان یوسف زئی گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۶۶۶/B نیا محلہ راولپنڈی۔
گواہ شد: مبارک احمد خان مکان نمبر 633/B نیا محلہ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۱۳۳۶

میں محمودہ بشارت زوجہ ملک بشارت احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

زیور طلائی ایک تولہ ۲ ماشے ۲ رتی مالیتی -/۴۰۰
حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: محمودہ بشارت زوجہ ملک بشارت احمد فیکٹری ایریا۔ ربوہ
گواہ شد: ملک بشارت احمد واقف زندگی فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد: مبارز احمد خاکی بقلم خود فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر ۲۱۳۳۷

میں فہمیدہ بیگم زوجہ محمد بشیر احمد صاحب قوم پاکستانی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۳ تولے -/۱۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: فہمیدہ بیگم زوجہ محمد بشیر صاحب
دارالعلوم شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد: محمد بشیر ولد چوہدری عبدالمجید صاحب ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ
گواہ شد: محمد ادریس ولد محمد اسماعیل دارالعلوم شرقی ربوہ مکان نمبر ۲۵/۲۱

(باقی)

درخواست دعا

میرے چچا مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب صدر جماعت احمدیہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ کراچی میں ایک ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے۔ ان کے جبڑے کا اب دوبارہ آپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد لائبریرین فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ سے
خط وکتابت کیا کریں۔

دل کی تکالیف کے لئے!!!
"پیور گولڈ ڈراپس"
کا ہر قطرہ! آب حیات ثابت ہوتا ہے
ضعف دل، گھبراہٹ، خفقان کے لئے اکسیر اعظم دوا ۳/-
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کے
دماغی و جلدی
امراض کے علاج
اور
مشورہ کیلئے
حکیم عبدالعزیز صاحب معالج امراض دماغی و جلدی سے رجوع فرمائیں
مطب دواخانہ حکیم عبدالعزیز خلف چیچہ (حافظ آباد) گوجرانوالہ

زچگی کے پانچ مشکل مراحل میں
ہومیوپیتھی کی مایہ ناز پیشکش
معاون دایہ
ادویات استعمال فرمائیں
نذیر میڈیکل سنٹر دارالیمن ربوہ
سٹاکسٹ: انکمیٹس نوید جنرل سٹورز

BABY TONIC بے بی ٹانک
جناب ملک محمد اکرم صاحب شاہد بیت الفرید دارالعلوم ربوہ
بے بی ٹانک BABY TONIC کے متعلق لکھتے ہیں
"کہ اس کے استعمال سے بچے دانت آسانی سے نکال لیتے ہیں۔ میری بھتیجی نے دو دانت ہی نکالے تھے کہ دستوں سے برا حال تھا سوکھ کر تنکا ہو چکی تھی بے بی ٹانک کا استعمال شروع کیا جس کے فوراً بعد دست بند ہو گئے۔ قیمت -/۳ وی پی -/۴.۷۰
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخوان تحریک کے قائد حسن البناء

اور

تحریفِ قرآن ؟ یا سہوِ کتابت ؟

حسن البناء اخوان المسلمین کے مشہور لیڈر تھے آپ کے ایک مضمون کا ترجمہ مولوی عبد الغفار حسن صاحب کے قلم سے رسالہ المنیر لائل پور میں چھپا ہوا ہے جس میں درج شدہ چند آیات ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ واعبدوا ربکم وفعلوا بحرز لعلکم تفلحون

(ہفت روزہ رسالہ المنیر لائل پور جنوری ۱۹۵۵ء صفحہ ۶ کالم ۱)

اصل آیت

وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(حج ۷۸)

۲۔ وَمَنَ النَّاسِ يُعْجِبُكَ قوله

(ایضاً ص ۵ کالم ۲)

اصل آیت

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ

(البقرہ: ۲۰۴)

۳۔ یایھا الذین امنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا
فی اللہ حق جہادہ

(ایضاً المنیر ص ۵)

اصل آیت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا
رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ وَ
جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

(حج : ۷۷)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

یاد رکھنے کی باتیں

جملہ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں یہ درخواست ہے کہ وہ خود بھی یاد رکھیں اور اس فنڈ کے ہر بقایا دار کو بھی یاد دلاتے رہیں کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے بقائے زیادہ سے زیادہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۳ء سے پہلے پہلے بہرحال ادا ہو جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

محترم چوہدری دین محمد صاحب نمبردار کی وفات

میرے والد محترم چوہدری دین محمد صاحب نمبردار موضع چوہڑ منڈہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ چوہدری صاحب مرحوم اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے سالہا سال تک موضع شکار ضلع گورداسپور اور پھر پاکستان میں چوہڑ منڈہ کی جماعت احمدیہ کے صدر رہے آپ دینی خدمات میں ہر رنگ میں پیش پیش تھے۔ موصی بھی تھے تبلیغ کا خاص شوق رکھتے تھے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب کے لئے دعائے مغفرت و ترقی درجات فرما کر خاکسار کو ممنونِ احسان فرمائیں۔

(محمد طفیل موضع چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ)

غانا (مغربی افریقہ) میں احمدیہ سکولوں کی ترقی

غانا میں نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے زیر انتظام سات نئے احمدیہ سیکنڈری سکول کھولے گئے ہیں جن میں سے ایک صرف طالبات کے لئے بھی ہے۔

ان سب سکولوں کی نئی عمارت بھی تعمیر ہو رہی ہیں تعمیر کی نگرانی بھی ہمارے پرنسپل صاحبان تعلیمی کاموں سے فارغ ہو کر کر رہے ہیں۔ تعمیر کے لئے سامان کا مہیا کرنا ان کے لئے خاصا مشکل مسئلہ ہو رہا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب عمارتوں کو جلد از جلد مکمل کروانے کی توفیق دے اور خدمت خلق کے کام میں اور زیادہ وسعت پیدا ہو۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کو نیا سال مبارک ہو

یکم نومبر سے نیا سال ۷۳-۷۴ء شروع ہو چکا ہے۔ مجالس کو نیا سال مبارک ہو اللہ تعالیٰ ہمیں اس نئے سال میں پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق بخشے۔

شروع سال سے ہی باقاعدگی کے ساتھ کام شروع کر دیا جائے۔ خدام و اطفال کا چندہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک ضرور مرکز میں پہنچ جانا چاہئے۔ قائدین و ناظمین مال اس امر کی خاص طور پر پابندی فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاراچنار ۱۷ نومبر۔ وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کے خلاف اب کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ عوام نے بڑی قربانیاں دے کر پاکستان بنایا ہے اس کی آخری دم تک حفاظت کی جائے گی آپ نے اعلان کیا کہ جب تک تمام جنگی قیدیوں کی واپسی مکمل نہیں ہو جاتی پاکستان بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کرے گا۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر بھارت کے ایئر چیف مارشل او پی مہرا نے بھارتی فضائیہ کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ بھارتی فضائیہ کو ایک لمحہ کے نوٹس پر بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم سرحدوں کی صورت حال سے قطعاً مطمئن نہیں ہیں کیونکہ ہمیں جنگ پسند پڑوسی سے سابقہ کرنا پڑ رہا ہے۔

لاہور ۱۷ نومبر کل بھارت سے ۹۴۸ مزید جنگی قیدی واہگہ کے راستہ سے پاکستان پہنچے۔ ان جنگی قیدیوں کا تعلق آگرہ۔ فتح گڑھ اور میرٹھ کے کیمپوں سے ہے ان میں ۳۸ جونیئر کمیشنڈ افسر پانچ سو اکتالیس سپاہی دیگر پولیس ملازمین اور مجاہد فورس کے آدمی شامل ہیں۔ واہگہ کی سرحد پر ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا خیر مقدم کرنے والوں میں لفٹنٹ جنرل عبد العلی ملک بھی شامل تھے۔

قاہرہ ۱۷ نومبر۔ مصر اور اسرائیل کے درمیان جنگی قیدیوں کا تبادلہ جاری ہے۔ کل دوسرے روز اڑھائی سو مصری قیدی جن میں ۱۰ زخمی تھے تل ابیب سے قاہرہ پہنچے۔ ان کے بدلے میں ۲۸ اسرائیلی قیدی تل ابیب بھیجے گئے۔

اسلام آباد ۱۷ نومبر۔ مشترکہ وزارتی کمیشن کے اجلاس کے اختتام پر پاکستان اور ایران کے درمیان باہمی اقتصادی تعلقات کے ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے۔

درخواستِ دعا

رضیہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی لجار عرصہ درد گردہ شدید بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(فرخ احمد کامران از ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴